رجسٹرڈ نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

فاروق

ایڈیٹر و پبلشر ایم قاسم علی

جلد ۴ | یوم پنجشنبہ - مورخہ ۳ - اپریل سنہ ۱۹۱۹ء | نمبر ۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔ اور درس ہفتہ میں تین بار حضور نے فرمانا شروع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کی صحت میں دن دونی اور رات چوگنی ترقی عطا فرماوے۔ آمین

اخویم مولوی فضل الدین صاحب کا نکاح اخویم بھائی شیخ عبدالرحیم صاحب کی دختر نیک اختر سے بمقرر مہر آٹھ سو روپیہ جسمیں زیور بھی (جو دیا جائیگا) داخل ہے ۲۰ مارچ ۱۹۱۹ء کو حضور فضل عمر خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے پڑھایا۔

جنازہ غائب۔ برادرم شیخ فضل حق صاحب پٹواری سہالہ کی نیک بی بی طویل علالت کے بعد فوت ہو گئی ہیں احباب جنازہ غائب پڑھ کر ثواب حاصل کریں۔ خدا تعالیٰ مرحومہ کو مغفرت اور شیخ صاحب کو صبر جمیل عطا فرماوے۔

مرقع ثنائی

اسمیں مولوی ثناء اللہ امرتسری کے اخبار اہل حدیث مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء کو جسمیں اوس نے مسیح موعود علیہ السلام سے آخری فیصلہ والی تجویز مباہلہ کو نامنظور کیا تھا۔ اور اس اخبار کو کسی کو نہ دیتا تھا۔ خاکسار ایڈیٹر فاروق نے اصل پرچہ بہم پہنچا کر حرف بحرف مطابق اصل نقل کر کے طبع کرا دیا تھا۔ جو ہاتھوں ہاتھ نکل گیا۔ اس پرچہ کا ہر ایک خواندہ احمدی کے پاس موجود ہونا ضروری ہے۔ اور پہلا ایڈیشن قریب الختم ہے۔ اسلئے اب دوسری بار طبع کرنے کا انتظام کیا ہے۔ اور دوسرا ایڈیشن دو قسم کے کاغذ پر ہوگا ایک احمدی احباب کے اپنے پاس رکھنے کے لئے جو قسم اول کاغذ عمدہ سفید اعلیٰ پر ہوگا۔ اور دوسرا غیر احمدیوں میں بکثرت تقسیم کرنے کے واسطے۔ قسم دوم کاغذ حنائی پر طبع ہوگا۔ قسم اول کی قیمت ۲ ہمراہ قسم دوم ۲ ہمراہ علاوہ محصول ڈاک ہوگی۔ کاپیاں لکھی جا رہی ہیں تقسیم کو نیوالے احباب فوراً دفتر فاروق میں اطلاع دیں کہ وہ تقسیم کرنے کے واسطے کتنی کتنی کاپیاں خریدینگے تاکہ اسی قدر تعداد میں تقسیم کرنے والے کاغذ پر طبع کرایا جائے۔ یہ ایک عظیم الشان نشان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور امرتسری اہل حدیث کی تکذیب کا ہے۔ جو قیامت تک دنیا میں یادگار رہیگا۔ احباب فراخدلی سے اس کو غیر احمدیوں میں اسی کثرت سے پہونچا دیں۔ جس کثرت سے امرتسری نے اصل واقعہ کو چھپا کر اور اس اخبار کے پرچہ کو نہ دکھا کر لوگوں کو مغالطہ اور گمراہی میں ڈالا ہے۔ انشاء اللہ اصل پرچے کو دیکھ کر اور اس کے ساتھ امرتسری کا مرقع پڑھ کر سلیم الطبع انسان ہدایت یاب ہونگے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لئے کر رہے ہیں۔ ہم تو اسلام کے مزدور ہیں میرا نام جو غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) رکھا۔ میرے والدین کو کیا خبر تھی کہ اس میں کیا راز ہے۔ اور یہ جو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ مسیح ابن مریم سے بڑھ کر ہے۔ اس میں یہی سر تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان بزرگ دکھائی جاوے۔ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مسیح تھا۔ اور یہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مسیح۔ وہ بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے اور ایک محدود وقت کے لئے اور یہ مسیح کل دنیا کے لئے اور ہمیشہ کے لئے۔ کیونکہ یہ مسیح اس عظیم الشان نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے جو انی رسول اللہ الیکم جمیعاً کا مصداق ہے۔

پیشگوئیوں اور واقعات اور عیسائیوں کے مسلمات کے لحاظ سے ثابت ہو گیا۔ اس لئے ماننا پڑا کہ مسیح کا دوسرا نزول جلالی ہوگا۔

یہودی بھی یہ مانتے ہیں کہ دوسرا مسیح بڑھ کر ہوگا۔ جلال اور اقتدار میں بڑھا ہوا ہوتے ہیں مگر انہیں کیا معلوم ہے کہ ملائکہ اللہ تعالیٰ کے ان کلمات سے جوش پر خوشی کرتے ہیں اور ترقی کرتے ہیں۔ سلف پر حجت نہیں مگر آج یہ حجت پوری ہو چکی ہے۔ کیونکہ ان کو کھولکر بتا دیا گیا اور نشانوں سے ثابت کر دیا گیا۔

اگر میں اسلام کو مٹانا چاہتا تو کیا خدا تعالیٰ میرے دل کی حالت کو نہیں جانتا تھا پھر اس نے اسقدر تائیدات اس سلسلہ کو کیوں عطا کیں۔ کیا خود خدا اسلام کا دشمن ہے ہرگز نہیں یہ لوگ جو میری مخالفت کرتے ہیں یہ اسلام کے دشمن ہیں جو اس سلسلہ کی۔ دشمنی میں حد سے بڑھ گئے ہیں جو خدا نے اپنے ہاتھ سے اسلام کی صداقت اور عظمت کو ظاہر کرنے کے لئے قائم کیا ہے۔

کوئی ان سے پوچھے کہ خدا جھوٹوں کے ساتھ ایسی کارروائی کیا کرتا ہے کہ اسقدر مہلت دے۔ اور تائیدات سے ان کی سچائی پر گواہ ٹھہرے۔ مجھ سے چھوٹی عمر کے صدہا آدمی یہاں مر چکے ہیں تو کیا خدا ایک مفتری اور دشمن اسلام کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتا کہ اس کی عمر اور صحت میں برکت دیتا۔ غور سے دیکھ لو کہ منہاج نبوت پر کونسی کارروائی ہے۔ جو خدا نے اس سلسلہ کے لئے نہیں کی۔

ہم گورنمنٹ سے نیکی کے بدلے نیکی کرتے ہیں لیکن ایمان فروشی نہیں کر سکتے۔ اور جو کچھ ہم گورنمنٹ کے متعلق کہتے ہیں اور تعلیم دیتے ہیں۔ منافقانہ طور پر نہیں کہ باہر گورنمنٹ سے ملے تو کہدیا کہ خونی مہدی سے منکر ہیں اور وہ حدیثیں مجروح ہیں۔ اور گھر آئے تو کہدیا کہ وہ حدیثیں صحیح ہیں ہم ہرگز اس بات کی پرواہ نہیں کر سکتے کہ لوگ کیا کہتے ہیں جو امر حق ہے۔ اسکے اظہار سے ہم رک نہیں سکتے۔

جب صادق کے دشمن کثرت سے ہو جائیں تو سمجھ لو کہ اب کرامت ظاہر ہوگی۔ اگر کاذب کے دشمن کثرت سے ہوں تو اس کی ہلاکت کا وقت آجاتا ہے۔

مسیح موعود کیلئے جو لکھا ہے کہ وہ دو فرشتوں کے ساتھ اترے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ظاہری اور باطنی طور پر اسکو محفوظ رکھے گا۔ اور ملائکہ اسکے ساتھ ہونگے در حضور کے ساتھ تو ہزاروں ملائکہ ہوتے ہیں جو دنیا میں کام کرتے ہیں۔ اسوقت جو عالمگیر تحریک ہو رہی ہے یہ ملائکہ ہی کا کام ہے۔ ایسی جگہوں سے خطوط آتے ہیں جہاں ہمیں وہم بھی نہیں ہوتا کہ کوئی اطلاع ہوگی۔

مسیح کا نزول دو چادروں میں

زرد چادروں سے مراد اگر یہی ہو جو ہمارے مخالف بیان کرتے ہیں تو پھر عام ہندو جوگیوں اور مسیح میں مابہ الامتیاز کیا ہوگا۔ اصل میں خدا کی چادر اپنے الگ معنے رکھتی ہے۔ اور وہ وہی ہیں۔ جو خدا تعالیٰ نے مجھ پر کھولے ہیں کہ وہ زرد چادروں سے مراد دو بیماریاں ہیں۔ جو مجھے لاحق حال ہیں۔

تبلیغ اور انسانوں کی تقسیم

دنیا میں تین قسم کے آدمی ہوتے ہیں۔ عوام۔ متوسط درجے کے۔ امراء۔ عوام عموماً کم فہم ہوتے ہیں۔ ان کی سمجھ موٹی ہوتی ہے۔ اس لئے ان کو سمجھانا بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ امراء کے لئے سمجھانا بھی مشکل ہوتا ہے کیونکہ وہ نازک مزاج ہوتے ہیں اور جلد گھبرا جاتے ہیں اور ان کا تکبر اور تعلی اور بھی سدراہ ہوتی ہے۔ اسلئے انکے ساتھ گفتگو کرنے والے کو چاہیئے۔ کہ وہ ان کے طرز کے موافق ان سے کلام کرے یعنے مختصر مگر پوری مطلب کو ادا کرنے والی تقریر ہو۔ قل ودل۔ مگر عوام کو تبلیغ کرنے کے لئے تقریر بہت ہی صاف اور عام فہم ہونی چاہیئے۔ رہے اوسط درجے کے لوگ زیادہ تر یہ گروہ اس قابل ہوتا ہے۔ کہ ان کو تبلیغ کی جاوے وہ بات کو سمجھ لیتے ہیں۔ اور ان کے مزاج میں وہ تعلی اور تکبر اور نازکی بھی نہیں ہوتی۔ جو امراء کے مزاج میں ہوتی ہے۔ اسلئے انکو سمجھانا بہت مشکل نہیں ہوتا۔ (الحکم جلد ۶ نمبر ۳۴ مورخہ ۲۴ مارچ و ۳ اپریل ۱۹۰۲ء)

احمدیہ ڈائرکٹری

اسکے متعلق احباب کی خدمت میں پھر تاکید اً عرض ہے کہ وہ بہت جلد اپنے اسماء گرامی اس ڈائرکٹری میں درج کرنے کے واسطے دفتر فاروق میں ارسال کریں اور ہر نمبر اندراج نام ساتھ بھیجدیں اس نمبر میں نام بھی درج ہو جائیگا۔ اور کتاب مذکور بھی مفت ملیگی۔ مفید اور نفع کا سودا ہے۔ ہاتھوں ہاتھ لے لو۔ مندرجہ ذیل امور لکھکر مع فیس ارسال کریں۔

پورا نام۔ مفصل پتہ معہ ڈاکخانہ و ضلع۔ کس سنہ یا سنہ میں بیعت کی بیعت کر کے مسیح موعود کو دیکھا یا نہیں۔ اسوقت کیا کام کرتے ہیں۔ خواندہ یا ناخواندہ۔ رسالہ کے کس کس اخبار کے خریدار ہیں۔ ہر ایک احمدی دوست اس ڈائرکٹری کی تکمیل میں کوشش کر کے نام مع فیس بھیج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان - ۳- اپریل ۱۹۱۹ء

نبیوں کے سردار محمد رسول اللہ

یوں تو ہر ایک شخص اپنے مذہب کے بانی اپنے ہادی و رہنما کو اعلیٰ و افضل سمجھتا ہے۔ لیکن ہم مسلمان خدا کے فضل سے بے شمار دلائل اثبات پر رکھتے ہیں کہ ہمارے پیشوا۔ ہمارے راہبر و راہ ہدیٰ۔ محمد مصطفےٰ (صلے اللہ علیہ وسلم) فی الواقعہ تمام راست بازوں کے امام تھے۔ اور ان تمام کمالات کے جامع جو مختلف زمانوں میں مختلف پاکباز حاصل کرتے رہے۔

ہر شخص کی خوبی اور شان محبوبی تین طرق پر دیکھی اور پرکھی جا سکتی ہے۔ اوّل یہ کہ اس کی ذات میں کیا کیا صفات ہیں۔ دوم یہ کہ اس سے مخلوق کو کیا فیض پہونچا۔ سوم یہ کہ خدا تعالیٰ کا اسکے ساتھ کیا معاملہ ہے ؎

آپ کی ذات ستودہ صفات کے متعلق تو آپ کے مخالفین کی شہادت پیش کی جا سکتی ہے کہ وہ بھی آپ کی پاکبازی اور صداقت کے معترف تھے چنانچہ جب حضور نے صفا پر چڑھ کر تمام قبیلوں کو بلایا اور وہ جمع ہوئے۔ تو ان سے پوچھا کہ اگر میں کہوں۔ کہ اس پہاڑی کے پیچھے ایک زبردست لشکر آرہا ہے تو کیا تم مانو گے یا نہیں؟ سب یک زبان ہو کر جواب دیا کہ ہم ضرور آپ کی تصدیق کرینگے۔ کیونکہ ہم نے آپ کو ہمیشہ یہ استبار پایا۔ ماجربنا علیک الکذب اور

کبھی آپ سے جھوٹ صادر نہیں ہوا "

پھر جب آپ پر وحی نازل ہوئی۔ اور آپ کو اپنے نفس کی بابت اندیشہ ہوا تو آپ کی محرم راز۔ ہمدم و دمساز غمخوار بی بی خدیجۃ الکبریٰ نے جو بات آپ سے کہی۔ اس میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ تحمل الکل و تکسب المعدوم۔ آپ غریبوں کی دستگیری کرنیوالے تھکے ماندوں کے آرام پہنچانیوالے دنیا سے جو اخلاق معدوم ہو رہے تھے۔ ان کو از سر نو زندہ کرنیوالے یہ ایک شہادت ہے۔ ان اخلاق کریمہ و صفات حمیدہ کا جو آپ میں پائی جاتی تھیں۔ اور جن کے لئے دوست تو کجا دشمن بھی مداح تھے۔ جبھی تو ایک عیسائی بادشاہ کے سامنے جب آپ کی نسبت آپ کے ایک اسوقت کے ایک مخالف سے دریافت کیا گیا کہ کیا دعویٰ سے پہلے بھی کبھی اس کا کوئی جھوٹ دیکھا تھا تو اسے کہنا پڑا۔ کہ ہرگز نہیں۔ اور دعویٰ کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ آپ کی زوجہ محترمہ کی گواہی ہے کہ کان خلقہ القرآن۔ جو کچھ قرآن میں ہے۔ آپکی زندگی اس کی تفسیر تھی۔ یہ اس عفیفہ کی شہادت ہے۔ جس سے اپنے کسی قسم کے جذبات و حالات بھی آپ چھپا نہ سکتے تھے۔ اب ہر ایک منصف مزاج غور کر سکتا ہے۔ کہ مخلوقات کے ساتھ جسکے ایسے تعلق ہوں اور جو ایسے اعلیٰ درجہ کے تقوے پر قدم زن ہو کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ دانائے نہان و آشکارا۔ خالق و پروردگار پر افترا کرے اور اعلان کرے کہ وہ مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے۔ حالانکہ فی الواقعہ ایسا نہ ہو۔

یہ تو ذاتی کمالات کا ذکر ہوا۔ اب آیئے دیکھئے کہ حضور انور کے فیض صحبت نے عرب کے لوگوں کو کیا بنا دیا۔ مدرس حالی ہی پڑھ لیجئے۔ کہ زمانہ جاہلیت میں ان کی کیا حالت تھی۔ اور پھر وہ کیا سے کیا بن گئے۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ نہ صرف عرب بلکہ عجم کے بادشاہ ہو گئے۔ یہود و نصاریٰ اور مشرکین و آتش پرست دونوں مذاہب کے مرکز ان کے قبضہ میں آگئے۔ اور وہ حکومت کرنے لگے۔ غرض قسم

کے عقائد فاسدہ اور اعمال کاسدہ میں مبتلا تھے۔ کامل اعلان صالح الاعمال ہو گئے۔ وہی جو جاہل سمجھے جاتے تھے دنیا کے ایک بڑے حصے کو حکمت سکھانیوالے بنگئے کس کی طفیل۔ صاف ظاہر ہے نبیوں کے سردار محمد رسول اللہ کی تعلیم سے۔ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم ترٰھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ۔

پھر آپ کا یہ فیض آپ کی زندگی تک ہی محدود نہ رہا بلکہ اس تعلیم پر چلکر لوگ دنیا میں بادشاہ بنے۔ اور دین میں اولیاء حقایق آگاہ۔ وہ خدا جو بنی اسرائیل کے انبیاء سے ہمکلام ہوا۔ اس نے آنحضرت کے ادنیٰ غلاموں کو شرف مکالمہ و مخاطبہ بخشا۔ ان کے ہاتھوں پر ایسے ایسے نشان ظاہر ہوئے۔ جو ہستی باری تعالیٰ اور صداقت اسلام کو ثابت کرنیوالے تھے اور کوئی زمانہ ایسے بزرگوں سے خالی نہ گیا۔

یہ فیضان بتا رہا ہے کہ آپ زندہ اور زندگی بخش عالم تھے اور ہیں۔ اسی سے ظاہر ہے کہ خدا کا آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہے۔ اس نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے ماودعک ربک وما قلی وللاخرۃ خیر لک من الاولیٰ۔ تیرا رب تجھے کبھی نہیں چھوڑنے کا۔ ہر وقت اس کی رحمت خاصہ تیرے شامل حال رہیگی۔ اور ہر آنیوالی ساعت پہلی گھڑی سے جو گذر چکی ہے۔ بہتر ہوگی یعنی دن دونی رات چوگنی ترقی جیسا کہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ جو نبی نیا علم نکالتا ہے۔ وہ قرآنی الفاظ کی تصدیق کرتا ہے نہ کہ تکذیب۔ جو واقعہ بھی رونما ہوتا ہے وہ مخلوق کو اسی طرف رہنمائی کرتا ہے کہ (سیدنا) محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پیشتر جو کچھ فرمایا تھا وہ حق و حکمت ہے۔ موجودہ جنگ نے جو کچھ یورپ کو سکھایا۔ اسکی تفصیل کی حاجت نہیں یہ سب باتیں بتاتی ہیں کہ محمد رسول اللہ تمام نبیوں کے سردار ہیں۔ اور دنیا کے تمام مذاہب والے اتحاد کے لئے اگر کسی کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو سکتے ہیں تو وہ آپ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کا جھنڈا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ اور کوئی ایسی صداقت نہیں۔ جو آپ کی تعلیم میں موجود نہ ہو۔ پس جو غیروں کے پاس متفرق طور پر ہے وہ مع شئی زائد مدلل طور پر اسلام میں ہے۔ فادخلوا فی السلم کافۃ ٭ (الکل)

احادیث نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم

(۱) پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مجھ کو خدا تعالیٰ نے تو باتوں کا حکم کیا ہے۔ اول پوشیدہ اور ظاہر خدا کا ڈر رکھنا دوسرے۔ سچ انصاف کی بات کہنا خواہ خفگی کی حالت ہو یا خوشی کی۔ تیسرے درمیانی چال چلنا تنگی کی حالت ہو یا فراخی کی۔ چوتھے۔ جو کوئی میل ملاپ توڑے تو بھی اس سے ملے رہنا۔ پانچویں جو کوئی محروم رکھے اور کچھ سلوک نہ کرے تاہم اس کو محروم نہ رکھنا اور دینا چھوٹے۔ جو کوئی برائی کرے۔ اس سے بدلا نہ لینا اور درگذر کرنا۔ ساتویں۔ چپ رہنا اور غور و فکر مخلوقات الٰہی میں کرنا۔ آٹھویں۔ ذکر کرنا یاد الٰہی اور نصیحت اور نیکی کا۔ نویں جب نظر مخلوقات میں کیجاوے۔ تو عبرت کے ساتھ ہو۔ جہل اور غفلت کے ساتھ نہ ہو ٭

(۲) جو کوئی فتنہ و فساد سے بچا وہ نیک بخت ہے

(۳) اپنوں سے ملے رہنے میں تین فائدے ہیں۔ ایک تو بھائی بندوں سے محبت بڑھتی ہے۔ دوسرے آپس کے جھگڑے نہ ہونے سے مال میں برکت ہوتی ہے تیسرے بے سبب نہ لاحق ہونے رنج اور غم کے عمر زیادہ ہوتی ہے ٭

(۴) سوداگر سچا امانت دار کا حشر قیامت کے دن پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

(۵) جب کوئی بیوپاری کسی جگہ غلہ اسباب بیچنے کی غرض سے لاوے۔ اس سے آگے جا کر نہ لے کہ خود سستا خرید لے یا مہنگا کراوے۔ جب وہ بازار میں آجاوے تب مضائقہ نہیں ٭

(۶) جو کوئی کچھ خرید رہا ہو۔ اس پر گر کے خود نہ خریدے اور جو کوئی سگائی اپنی کرتا ہو۔ خود اپنی سگائی کر کے اسکی سگائی نہ توڑے۔

(۷) جو کوئی کسی سے قرض لیوے اس ارادے سے کہ ادا کر دوں گا۔ تو خدا اسپر ادا کرنا آسان کر دیگا اور جو اس ارادہ سے لے کہ خرچ کر ڈالوں گا اور ادا نہ کروں گا تو خدا اسپر تنگی ڈالیگا۔ اور وہ برباد ہو جائیگا ٭

(۸) اون دو نو آنکھوں کو دوزخ کی گرمی نہ پہونچیگی جو ایک تو خدا کے ڈر سے رو پڑتی ہے۔ اور دوسری اس کے راستہ میں جاگتی ہے ٭

(۹) جو کوئی بڈھے آدمی کی تعظیم و تکریم کرے تو جب وہ بڈھا ہوگا۔ اس کی بھی تعظیم و تکریم ہوگی ٭

(۱۰) دو آدمی کی خوراک تین شخصوں کے لئے کافی ہے اور تین کی چار کے لئے۔ اور چار کی آٹھ آدمیوں کے لئے

(۱۱) دانتوں کو خوبصورتی کے لئے روشن کرنا اور موئی سے بدن کو کھود کر نیل یا سرمہ بھرنا اور زینت کیلئے یا سفیدی دور کرنے کے لئے بال اوکھاڑنا نہ چاہیئے۔

(۱۲) کوئی کسی کے گھر میں اسکے بغیر اذن کے نہ جھانکے جو بلا اذن جس گھر کو جھانکیگا۔ وہ اس گھر کا چور ہے۔

(۱۳) بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔ پیاسے کو پانی پلاؤ۔ نیک کام کے لئے کہو۔ برائی سے روکو۔ اگر یہ کام نہ کر سکو تو اپنی زبان کو ہی برا کہنے سے بند رکھو۔ اگر کچھ کہو بھی تو نیک بات کہو۔

(۱۴) جو کوئی علم طب کو نہ جانے اور کسی کا علاج کرے اور اسکے علاج سے کوئی مر جاوے تو اسپر دیت لازم آتی ہے۔ دیت اس مال کو کہتے ہیں کہ کسی نفس کے قتل کرنے کے بدلے میں دیا جاوے ٭

(۱۵) تین آدمی بہشتی نہیں ہیں۔ ایک نشہ باز۔ دوسرا اپنوں سے توڑنیوالا۔ تیسرا جادو کو سچ جاننے والا

(۱۶) تین آدمیوں پر جنت حرام ہے۔ ایک شرابی۔ دوسرا ماں باپ کا نافرمان۔ تیسرا دیوث جو اپنے گھر میں بدکاری کو روا رکھے ٭

(۱۷) جو کوئی رسی لے کر جنگل سے لکڑیوں کا بوجھا باندھکر اپنی پشت پر اٹھا کر لاوے۔ اور اپنی گذر اپنی آبرو رکھ کر کرے وہ اسبات سے بہتر ہے کہ لوگوں سے مانگتا پھرے لوگ اس مانگنے پر اسے دیویں یا نہ دیویں ٭

(۱۸) جو خدا کے واسطے پناہ چاہے اسے پناہ دو۔ جو خیرات مانگے اسے خیرات دو۔ جو دعوت کرے اسے قبول کرو۔ جو کوئی تم پر احسان کرے۔ اس کا بدلا نیک دو۔ اگر ایسا موقعہ نہ ملے۔ تو اس کے لئے خدا سے یہاں تک دعا کرو کہ تمہارا دل گواہی دے کہ ہم نے دعا میں اس کا بدلا ادا کر دیا ٭

(۱۹) تین شخص دعا کریں یا بد دعا کریں۔ ان کی دعا بیشک قبول ہوتی ہے۔ ایک تو باپ کی بیٹے کے حق میں دوسرے مسافر کی۔ تیسرے ستم رسیدہ کی ٭

(۲۰) سیدھے کام کرو۔ اور عمل میں میانہ روی اختیار کرو اول روز۔ آخر روز و آخر شب میں عبادت کرو اور درمیانی چال تم کو تمام کاموں میں چلنا چاہیئے تاکہ تم منزل مقصود پر پہونچو ٭

(۲۱) سرعت نیکیوں کی اور مبادرت بھلائیوں کی ہر ایک کو چاہیئے۔ مگر نیکی کے کام تسکین اور اطمینان سے عمدہ انجام پا سکتے ہیں۔ کاموں کو دوڑ دھوپ کے ساتھ جس سے مکروہات میں پھنسو۔ اور گھبراہٹ کے ساتھ جس سے ایذا میں مبتلا ہووے۔ کرنا نہیں چاہیئے ٭

(۲۲) جس شے کے کرنے سے خلجان یا خدشہ یا شبہ یا تردد تیرے دل میں گزرے اسے چھوڑ دے اور نہ کر ٭

(۲۳) میت کے ساتھ تین چیزیں اہل اور مال اور عمل جاتے ہیں۔ اور ایک چیز اس کے ساتھ رہتی ہے دو واپس آتی ہیں۔ عزیز اقربا اور مال اور لٹ آتے ہیں اور عمل اوسکے ساتھ رہتا ہے۔

(۲۴) مرنے کے وقت جب تجھ سے دنیا چھوٹے۔ اگر تجھ میں چار چیزیں ہوں تو کچھ ڈر نہیں۔ کسی کی امانت رکھی ہوئی چیز کی نگہبانی کرنا۔ اور سچ بات کہنا اور نیک عادت ہونا اور کھانے میں پرہیزگار ہونا ٭

(۲۵) جو کوئی دنیا میں بے رغبت کم سخن ہو اس سے ملنا چاہیئے۔ اسلئے کہ اس کو حکمت دی گئی ہے۔ جو بڑی نعمت ہے ٭

(کنز الاخلاق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معجزاتِ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم

(۱)

سنن ابو داؤد میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قبل قیامت کے ترک مسلمانوں کے ایک شہر کو کہ مسلمانوں نے آباد کیا ہوگا۔ اور اسکے بیچ میں دجلہ ہوگا گھیرینگے۔ اور مسلمان وہاں کے تین قسم کے ہو جائینگے۔ بعضے بادشاہ ترکی کی پناہ میں آجائینگے وہ ہلاک ہونگے۔ اور بعضے اپنا مال و اسباب اور عیال و اطفال لیکے بھاگیں گے۔ وہ بھی ہلاک ہونگے اور بعضے ہتھیار لینگے۔ اور لڑینگے وہ شہید ہونگے انتہی مطابق اسکے واقع ہوا کہ ترکان تتاری نے شہر بغداد کو کہ بیچ میں اسکے دجلہ ہے۔ عہد مستعصم باللہ خلیفہ عباسی میں آکے گھیرا۔ اور خلیفہ بغداد اور قاضی وغیرہ پناہ جاہ کے بادشاہ اتراک کے پاس حاضر ہوئے۔ اس ظالم نے جب بغداد سے کوچ کیا۔ دوسری منزل میں ان سب کو قتل کیا۔ اور کچھ لوگ سمعہ اہل و عیال بھاگ گئے۔ وہ بھی مارے گئے اور تباہ ہوئے۔ اور ایک جماعت نے جہاد کیا۔ ان کا چہرہ گلگونہ شہادت سے رنگین ہوا ٭

(۲)

عمار بن یاسر کے لئے آپنے فرمایا کہ گروہ باغیوں کا انہیں قتل کریگا۔ مطابق اس کے واقع ہوا۔ کہ وہ حضرت علی رضؓ کے ساتھ تھے۔ اور لشکر معاویہ کے ہاتھ سے مقتول ہوئے۔

(۳)

آپنے خبر دی تھی کہ حضرت عثمان بلوے میں شہید ہونگے۔ مطابق اس کے واقع ہوا۔

(۴)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں آپنے شہادت کی خبر دی تھی کہ قاتل ان کا سر میں تلوار مارے گا۔ ڈاڑھی پر خون بہیگا۔ مطابق اسکے ہوا ٭

(۵)

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حق میں آپنے فرمایا تھا کہ ان کے سبب سے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرا دیگا۔ مطابق اس کے ہوا کہ حضرت امام حسن نے حضرت معاویہ سے صلح کر لی ٭

(۶)

حضرت امام حسین کے لئے آپ نے خبر دی کہ کربلا میں شہید ہونگے۔ مطابق اسکے ہوا۔

(۷)

فتح بیت المقدس کی آپنے خبر دی تھی۔ سو حضرت عمرؓ کے وقت میں فتح ہوا ٭

(۸)

آپنے خبر دی تھی کہ سفید محل کسریٰ میں جو خزانہ ہے مسلمانوں پر تقسیم ہوگا۔ مطابق اسکے عہد حضرت عمرؓ میں ہوا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص نے شہر مدائن دارالسلطنت یزدجرد بادشاہ فارس کو فتح کیا۔ اور محل سفید کا خزانہ کہ اسی شہر میں تھا۔ مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔

(۹)

خارجیوں کے ظہور اور ہونے ذوالثدیہ کی انہیں اور ان کے مقتول ہونے کی بہت اشخاص اہل حق آپنے خبر دی تھی۔ مطابق اسکے عہد حضرت علی میں واقع ہوا کہ خارجیوں نے جہاد کیا۔ عبداللہ بن وہب ان کا سردار تھا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لشکر ان پر لیجا کے انہیں قتل کیا۔ حضرت ابو سعید خدری راوی اس حدیث کے حضرت علی کے ساتھ تھے۔ اور ذوالثدیہ کہ اس کا ایک ہاتھ مثل پستان عورت کے تھا جیسا کہ آپنے ارشاد کیا تھا۔ خارجیوں میں پایا گیا ٭

(۱۰)

رافضیوں کے پیدا ہونے کی خبر آپنے دی تھی۔ اور فرمایا کہ وہ لوگ سلف کو برا کہینگے۔ اور حضرت کو بہت بڑا جانینگے۔ مطابق اسکے ہوا۔ کہ حضرت علی کے وقت میں باغوائے عبداللہ بن سبا فرقہ روافض پیدا ہوا

(۱۱)

حضرت عمر کی نسبت آپنے خبر دی تھی کہ فتنہ اور فساد ان کے سبب سے بند رہیگا یعنے دین اسلام کا انتظام ان کے عہد خلافت تک خوب رہیگا۔ مطابق اسکے ہوا ٭

(۱۲)

آپنے خبر دی تھی کہ کنگن بادشاہ فارس کے سراقہ بن مالک کے ہاتھوں میں پہنائے جاوینگے۔ مطابق اس کے حضرت عمرؓ کے عہد میں ہوا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص نے غنائم فارس میں کنگن یزدجرد بادشاہ کے بھیجے تھے۔ حضرت عمرؓ نے سراقہ کے ہاتھوں میں پہنائے اتنے بڑے تھے کہ سراقہ کے کندھوں تک پہونچے۔

بعضوں کو اس مقام میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ کنگن سونے کے تھے۔ اور زیور پہننا مردوں کو مطلقاً حرام ہے۔ بالخصوص سونے کا۔ پھر حضرت سراقہ نے وہ کنگن کیسے پہنے۔ اور حضرت عمرؓ نے کیسے پہنائے سو جواب یہ ہے کہ سراقہ ان کنگنوں کو پہنے نہیں رہے۔ بلکہ حضرت عمرؓ نے واسطے تطبیق خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سراقہ کے ہاتھوں میں ڈال دیئے تھے۔ پھر سراقہ نے اتار ڈالے ٭

(۱۳)

آپنے خبر دی تھی کہ مصر فتح ہوگا۔ اور ابو ذر سے فرمایا تھا کہ مصر میں تم دو آدمیوں کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے دیکھو گے۔ تب وہاں سے چلے آیو۔ مطابق اسکے واقع ہوا۔ کہ حضرت عمر کے وقت میں مصر مفتوح ہوا۔ اور حضرت ابو ذر نے ایک دن عبدالرحمن بن شرحبیل بن حسنہ اور ربیعہ کے بھائی کو ایک اینٹ کی جگہ جھگڑتے دیکھا۔ اور وہاں سے چلے آئے۔

(۱۴)

حضرت عمر کے لئے آپنے فرمایا تھا کہ شہید ہونگے مطابق اس کے ہوا۔ ابو لولو مجوسی کے ہاتھ سے کہ نماز پڑھتے میں صبح کے وقت اس نے زخمی کیا۔ شہید ہوئے

(۱۵)

عدی بن حاتم سے آپنے فرمایا تھا کہ ملک عرب میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسبب انتظام اسلام کے ایسا امن طریق ہو جائیگا کہ تم دیکھو گے کہ ایک عورت تنہا کجاوہ شتر پر سوار ہو کے حیرہ سے حج کے لئے آویگی۔ اور کچھ خوف اس کو سوائے خدا کے کسی کا نہوگا۔ مطابق اسکے ہوا۔ اور عدی بن حاتم نے زن شتر سوار کو کہ تنہا حیرہ سے حج کے لئے آئی تھی دیکھا۔

(۱۶)

آپنے خبر دی تھی کہ احجار الزیت پر کہ پتھر ہیں ایک طرف دینے کے چکنے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہیں تیل چپڑا ہے۔ خون بہیگا۔ مطابق اس کے عہد یزید پلید میں واقعہ حرہ وہیں واقع ہوا۔ مدینے کے لوگ یزید سے منحرف ہو گئے۔ اور اس کے حاکم اور سب بنی امیہ کو مدینے سے نکال دیا۔ تب یزید نے مسرف بن عقبہ کو ایک بڑا لشکر خونخوار لے کر مدینے پر بھیجا۔ اور اس نے جا کے بڑی خونریزی کی اور نہایت ظلم کیا۔ خون احجار الزیت پر بہا۔ حرہ کہتے ہیں۔ پتھریلی زمین جلی ہوئی کو ایسی ہی جگہ پر لڑائی ہوئی تھی۔ لہذا واقعہ حرہ اس کا نام ہوا۔

(۱۷)

آپنے خبر دی تھی کہ میری امت کے لوگ دریائے شور میں جہاز پر سوار ہو کر جہاد کرینگے۔ اور ام حرام بنت ملحان ان میں ہونگی۔ مطابق اس کے عہد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں ہوا کہ بامارت حضرت معاویہ دریا میں جہاد ہوا۔ اور ام حرام بھی وہاں تھیں۔ بلکہ سواری کے اونٹ سے گر کے پھرتے وقت مر گئیں۔

(۱۸)

آپنے خبر دی تھی کہ ازواج مطہرات میں سب سے پہلے وہ آپ سے ملحق ہونگی۔ جنکے ہاتھ لمبے ہونگے۔ یعنی بعد آپکے ازواج مطہرات میں سب سے پہلے وفات اُن بی بی کی ہوگی۔ جو سخی ہیں۔ حدیث میں زیادہ لمبے ہاتھ والی کنایہ ہے زیادہ سخی سے۔ پہلے ازواج مطہرات معنی حقیقی سمجھی تھیں۔ لیکن لکڑی سے ناپیں ہاتھ ناپے پھر جب حضرت زینب کا سب سے پہلے انتقال ہوا سمجھے کہ زیادہ لمبے ہاتھ ہونے سے سخاوت تھی۔ اس لئے کہ سب بیبیوں میں زیادہ وہی سخی تھیں۔

(جیب الہ)

عربستان کی تقسیم آٹھ صوبوں میں

اوّل حجاز۔ جو جزیرہ نمائے سینا کے جنوب اور بحر احمر کے کنارے کنارے واقع ہوا ہے۔

دوم۔ یمن حجاز کے جنوب میں۔

سوم۔ حضرموت بحر ہند اور یمن کے مشرق میں

چہارم۔ المہرہ حضرموت کے شرق میں۔

پنجم۔ عمان اس صوبہ کے شمال میں خلیج فارس ہے اور اس کے جنوب و مشرق میں بحر ہند اور اس کے جنوب و مغرب کی طرف المہرہ کا صوبہ واقع ہوا ہے۔

ششم۔ الحسا جسے بحرین بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کے قریب اس نام کے مشہور جزیرے واقع ہیں۔ یہ صوبہ خلیج فارس کے کنارے کنارے حدود عمان سے لیکر دریائے فرات تک واقع ہے۔

ہفتم۔ نجد جو شام کے ریگستانوں کے جنوب میں واقع اور کل وسط عربستان پر مشتمل ہے۔ حجاز اور الحسا کے بیچ میں یمامہ یا العروض ہے۔ جہاں الہجر کا پرانا شہر تھا۔ اس قسمت میں اکثر پہاڑ اور ریگستان واقع ہوئے ہیں۔

ہشتم۔ الاحقاف۔ جو عمان الحسا۔ نجد۔ حضرموت اور المہرہ کے بیچ میں ہے۔ ان مختلف صوبجات کی بابت ہمارا علم تجسس نہیں ہے۔ بعض کے متعلق سیاحوں نے کم و بیش تشریح کی ہے۔ لیکن بعض ایسے ہیں۔ جہاں تک کوئی سیاح نہیں پہنچا ہے۔

افغانستان میں چند اہم گرفتاریاں

بمبئی کے مشہور اخبار ٹائمز آف انڈیا مطبوعہ ۲۲ مارچ کے کالموں میں اسکے ایک پشاوری نامہ نگار کی چٹھی محررہ ۵ مارچ ۱۹۱۹ء شائع ہوئی ہے۔ جو امیر کابل کی ہلاکت پر دلچسپ روشنی ڈالتی ہے۔ یہ نامہ نگار لکھتا ہے کہ ماہ فروری گذشتہ میں ہز مجسٹی امیر کابل جلال آباد کے قریب سیر و شکار میں مصروف تھے۔ اور ان کے ساتھ بہت سے دیگر سرداروں اور امرا کے علاوہ ان کا چھوٹا بھائی سردار نصر اللہ خان اور کمانڈر انچیف انوار افغانستان سردار نادر شاہ بھی تھے۔

یہ پارٹی امیر متوفی کے ایک باغ میں مقیم تھی۔ اور اگرچہ اسجگہ کوئی خاص خطرہ نہیں تھا۔ مگر تاہم ہز مجسٹی کی جان کی حفاظت کے لئے ضروری انتظام کر دیا گیا تھا۔ اور بہت سے سنتریوں کا پہرہ لگا دیا گیا تھا مگر باوجود ان پہرہ اور حفاظتوں کے قاتل رات کے وقت خیمہ میں گھس گیا اور اس نے ایک ریوالور سے متوفی امیر کابل کا دماغ چور چور کر دیا۔

اس واقعہ کے متعلق جو چٹھی سردار نصر اللہ خان نے وائسرائے ہند کو تحریر کی تھی۔ اس میں تحریر تھا کہ یہ قتل کسی نامعلوم قاتل نے کیا تھا۔ لیکن یہ بیان شبہ سے خالی نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے۔ سردار نصر اللہ خان قاتل کے امیر کے خیمہ میں جانے سے تھوڑی دیر بعد وہاں جا پہنچا تھا۔ ممکن ہے کہ سردار نصر اللہ خان سے یہ کہا گیا ہو کہ قاتل بھاگ گیا ہے۔ اور یہ بھی اس سے کہا گیا ہو کہ قاتل کا تعاقب کیا جا رہا ہے۔ کچھ بھی ہو۔ اس کے بعد سردار نصر اللہ خان نے حکم دیا کہ سابق امیر کابل کی لاش کو دفن کرنے کے لئے جلال آباد پہونچایا جائے۔ جب امیر کی لاش جلال آباد میں پہونچائی گئی۔ اور سردار نصر اللہ خان نے اسکے دفن کرنے کا حکم دیا۔ تو مولویوں نے اُسے دفن کرنے سے اسوقت تک انکار کر دیا۔ جب تک کہ اس کا جانشین مقرر نہ ہو جائے۔ اسپر سردار نصر اللہ خان نے سردار نادر شاہ کمانڈر انچیف کی مدد سے ولیعہد افغانستان سردار عنایت اللہ کو ڈرا کر اس امر پر آمادہ کیا کہ وہ نصر اللہ خان کو امیر کابل ہونے دے۔ چنانچہ عنایت اللہ خان کو اپنے حق میں کرنے کے بعد نصر اللہ خان نے اپنے امیر افغانستان ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور اپنی تخت نشینی کے ساتھ ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان نے یہ بھی اعلان کیا کہ آئندہ سپاہیوں کو بارہ روپیہ ماہوار کی بجائے سولہ روپیہ ماہوار تنخواہ دیجایا کریگی۔ اس طرح اپنی حکومت کو پختہ کرکے سردار نصر اللہ نے غالباً یہ خیال کیا ہوگا کہ اب اُسے کابل چلنا چاہیئے۔ سردار نصر اللہ خوب جانتا تھا کہ کابل میں اس کی مخالفت کی جائیگی۔ اور اس کا یہ بھی خیال تھا کہ اگر اس مخالفت کو شروع میں ہی مٹایا نہ کیا گیا تو اسے تخت سے علیحدہ کرنے کا باعث ہوگی سردار نصر اللہ خان نے جلال آباد کو تو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ مگر وہ اتنا ہوشیار نہ تھا کہ اپنے برخلاف کوئی سازش نہ ہونے دیتا۔ اس کی حرکات نے مرحوم امیر کے بہت سے دلی دوستوں کو اس کا سخت مخالف کر دیا تھا۔ اور انہوں نے جلال آباد میں مرحوم امیر کے تیسرے بیٹے سردار امان اللہ خان کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ اپنے امیر ہونے کا کابل میں اعلان کر دے۔ اور سردار نصر اللہ خان اور سردار نادر شاہ کی مخالفت شروع کر دے چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اور اپنے دوستوں اور مددگاروں کی مدد سے نہ صرف اس نے اپنے آپ کو امیر کابل ہی مشتہر کر دیا بلکہ اس نے اپنے مرحوم باپ کے برخلاف سازش کرنے والوں کو بھی جلال آباد میں گرفتار کر لیا۔ اور ان گرفتار شدگان میں اس کا چچا سردار نصر اللہ خان اور سردار نادر شاہ بھی شامل ہیں۔ سازش کا قصہ ابھی تک پردۂ راز میں ہے۔

تیسری کوشش

بمبئی ۳۰ مارچ۔ اخبار ٹائمز آف انڈیا افغانستان کے موجودہ واقعات پر اپنے نامہ نگار کا بیان ختم کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ سردار عنایت اللہ خان امیر مرحوم کے بڑے لڑکے کے اکثر دوست یہ تھے کہ عنایت اللہ ہی تخت نشین ہو۔ اگرچہ وہ خود نصر اللہ خان کے حق میں تخت سے دست بردار ہو گیا تھا ان میں سب سے زیادہ دی اثر سردار حسین وزیر مال تھے۔ جنہوں نے عنایت خان کی حمایت میں بغاوت کی۔ اگرچہ چالاک وزیر نے افواج کی خدمات کے لئے اپیل کی۔ اور ابتداہی میں دگنی تنخواہ کر دینے کا وعدہ کیا مگر انقلاب کی تیسری کوشش بعد از وقت تھی۔ سردار حسین فوراً گرفتار کر لیا گیا۔ اس کی جائداد ضبط ہو گئی اسے زدوکوب کیا گیا۔ اور اس کی ذلت کی کمیں اس طرح کی گئی کہ اُسے گدھے پر سوار کرکے کابل کے بازاروں میں گشت کرایا گیا۔ ان ازمنہ متوسط کے بیان پر ہمارے نامہ نگار کا بیان ختم ہوتا ہے۔ اور اب مستند ذرائع سے کوئی ایسی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ جس سے ظاہر ہو کہ نئے امیر کی کیسی گذر رہی ہے۔ جو ان عجیب و غریب سلسلہ واقعات سے تخت پر بیٹھے ہیں۔ (اتحاد)

وائے برحال مسلمانان

اخبار پرکاش میں یہ خبر پڑھ کر افسوس ہوا۔

ملک گجرات میں قصبہ بورسد کی جامع مسجد میں جمعہ کی نماز کے لئے مسلمان جمع ہوئے۔ دو پیش امام دو فریق کی جانب سے موجود تھے۔ عین خطبہ کے وقت خطبہ پڑھانے کے لئے جانبین میں حجت اور تکرار شروع ہو گئی ایک فریق کہتا تھا کہ ہمارا خطیب خطبہ پڑھے گا۔ دوسرا فریق کہتا تھا کہ ہمارا خطیب خطبہ پڑھے گا۔ غرضیکہ باہم تکرار ہوئی۔ اور تلوار چل گئی۔ بیسیوں آدمی زخمی ہوئے۔ اور مسجد میں نماز کے وقت جائے نماز پر آدمیوں کا خون بہنے لگا نہ تو کسی نے نماز پڑھی نہ کسی نے خطبہ سنا اتنے میں صاحب مجسٹریٹ مع پولیس کے آن پہنچے اور فیر کا حکم دیا۔ مسلمان یہ دیکھ کر مسجد کے چاروں دروازوں سے بھاگ نکلے۔ اور مسجد میں مجروح مسلمان تڑپ رہے تھے۔ وہ پڑے رہے۔ صاحب مجسٹریٹ نے زخمیوں کو ہسپتال پہنچایا۔ اور مسجد کو مقفل کر دیا۔ اب ایک مہینے سے مقفل ہے۔ اور نماز بھی بند ہے۔ مسلمان کنجی لینے کچہری گئے تھے۔ صاحب مجسٹریٹ نے ایک سال کے لئے ضمانت طلب کی نہ کوئی ضمانت دیتا ہے۔ نہ مسجد کھلتی ہے۔ مقدمہ شروع ہو گیا ہے۔ (اخوت لکھنؤ)

گئوماتا

اس عنوان سے بھارت متر کلکتہ لکھتا ہے کہ

گذشتہ سنیچر کو فورٹ ولیم کے نزدیک قلی بازار کے قصائی خانے کے سامنے ایک گئو کو بات کرتی دیکھنے کے لئے بھیڑ جمع تھی۔ ایک بوڑھا قصائی چار گئوؤں کو قصائی خانہ لایا تھا۔ ایک گائے سامنے لائی گئی۔ قصائی نے اس کی گردن پر چھرا اٹھایا۔ اتنے میں کہتے ہیں کہ گائے خود بول اٹھی۔ اور اس نے صاف الفاظ میں کہا کہ "مجھے مت مارو" قصائی اور اس کے ساتھی ایک دم پیچھے ہٹ گئے۔ مارنے والے کے ہاتھ سے چھری گر پڑی۔ قصائیوں نے کہا کہ ہم لوگ اس پر چھرا نہ چلائینگے۔ بڑا غل مچا جسے سن کر ایک فوجی سارجنٹ آ پہنچا۔ اسے یقین نہ ہوا۔ اور اس نے کہا یہ سب کچھ نہیں جانتا تھا۔ دیکھیں کیسے بولتی ہے جونہی قصائی نے پھر ہاتھ اٹھایا۔ گائے پھر بول اٹھی۔ "خدا کی قسم مجھے نہ مارو" دیکھنے والوں کی حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ وہ گائے نہ ماری گئی۔ اور فورٹ ولیم میں لاکر رکھی گئی ہے۔ وہ وہاں ہے۔ اور ابھی تک زندہ ہے!!

فاروق۔ کیا ہمارے دوستوں کے پاس عقلی دلائل کوئی نہیں ہیں؟ جو وہ اس قسم کے فسانے اس علم و روشنی کے زمانہ میں تراش تراش کر اپنے پر ہنسی کا موقعہ دیتے ہیں۔ آریہ دوستوں پر عمدہ دلیل تناسخ کی ہے اسے بھولنا نہیں

قادیان کے احمدیوں کا جلسہ

قادیان کی احمدی جماعت کا سالانہ جلسہ عام طور پر کرسمس میں ہوا کرتا تھا۔ لیکن پچھلے سال چندکارنوں کی وجہ نہ ہو سکا۔ اسلئے ہولی کے دنوں میں منایا گیا۔ قادیان کے اخبارات میں اس جلسہ کی جو رپورٹ شائع ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پانچہزار احمدی باہر سے آئے۔ یہ تعداد ایسی ہے۔ جو احمدیوں کے مذہبی جوش کو دکھلانے کے لئے کافی ہے۔ پندرہ ہزار چندہ ہوا۔ جو پچھلے سال کی نسبت زیادہ ہے۔ کئی لیکچر ہوئے جو زیادہ تر اندرونی اختلافات[1] پر تھے۔ لاہور کے احمدیوں کی طرف سے کئی

---

[1] سب سے زیادہ وقت عرفان الٰہی اور صداقت مسیح کی تقریروں میں خرچ ہوا۔ (فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصحاب قادیان تشریف لیگئے۔ اور انہیں وہاں تقریر کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ کس کا بخش زبردست رہا۔ اس کا فیصلہ کرنا ہمارے لئے مشکل ہے۔ کیونکہ دونوں فریق اپنی اپنی کامیابی کی خبر دیتے ہیں۔ جلسہ میں خاص کشش کا باعث مرزا محمود احمد کے لیکچر تھے۔ ہمیں احمدی دوستوں کی عقیدت اور برد[2] باری کی تعریف کرنی چاہیئے کہ مرزا صاحب کے لیکچر پانچ گھنٹہ تک ہوتے رہے اور وہ سنتے رہے۔ آریہ سماج کے اندر بڑے سے بڑا لیکھرام بھی یہ ہمت نہیں رکھتا کہ حاضرین کو پانچ گھنٹوں تک بٹھا سکے۔ یہاں تو لوگ ایک گھنٹہ میں اکتانے لگ جاتے ہیں۔ ہم اپنے احمدی دوستوں کو ان کے جلسہ کی کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں۔ اور آریہ پرشوں کا دھیان ان کے کرتوتیہ کی طرف دلاتے ہیں۔ ایک بات خاص طور پر قابل ذکر ہے وہ یہ کہ اس جلسہ میں احمدی جماعت نے ہندوستان سے باہر اپنے مشن کے کام کو اور بڑھانے کا نشچہ کیا چنانچہ مصر۔ بخارا۔ وغیرہ جگہوں میں واعظ مقیم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اسوقت ان کے واعظ لنڈن اور جزائر ماریشس میں کام کر رہے ہیں۔ (پرکاش)

اسے مردم پرستی نہیں کہتے۔

منشی رلیا رام جی نے جیسے اور باتوں کو اُلٹا سمجھ رکھا ہے۔ ویسے ہی وہ مردم پرستی کے معنی بھی اُلٹے ہی سمجھ رہے ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ آریہ سماج ہمیشہ مردم پرستی کے خلاف آواز اٹھاتا رہا ہے۔ مگر سچ تو یہ ہے کہ پرماتما کے اوتاروں پر وشواس نہ رکھنے سے مردم پرستی کی طاقت سماج کو بھی پکڑ رہی ہے۔ دیانند کالج نام ہی مردم پرستی کی تائید کرتا ہے۔ مگر اب دہلی میں دیانند آشرم بکم اپریل سے جاری ہوگا۔ قربان جایئے اس عقل کو جو کسی قابل تعظیم بزرگ کی یادگار اور پرستش میں بھی فرق نہیں سمجھ سکتی۔ پنڈت جی! مردم پرستی تو عقل کو جل انجلی اور بقول آپکے تلانجلی دے کر کسی مشو کے تن من دھن ارپن کرنے۔ اس کے چرنامرت لینے اسکی تصویر یا مورتی کو بھوگ لگانے۔ پھول چڑھانے دھوپ دینے اور پرماتما کو چھوڑ کر اس کا نام جپنے کو کہتے ہیں۔ کسی مفید عام چیز کا نام اپنے کسی بزرگ کے نام پر رکھ دینا کوئی بھی سمجھدار آدمی مردم پرستی نہیں سمجھتا۔ (پرکاش)

فاروق:- کیا پرکاش مسلمانوں کو مردم پرستی کا الزام دیتے ہوئے اپنی اس تشریح کو مدنظر رکھے گا اور ثابت کر سکتا ہے کہ احمدیوں میں مردم پرستی ہے؟

تبلیغ رسالت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نایاب اشتہارات کے مجموعہ کی دس جلدوں میں سے دو جلدیں چھپ گئی ہیں تیسری جلد لکھی جا رہی ہے۔ باقی بھی انشاء اللہ جہاں تک ممکن ہے۔ جلد طبع ہونگی۔ ہر ایک جلد اس گوہر بے بہا کی موتیوں کے وزن سے بڑھ کر قیمت رکھتی ہے۔ نیز صرف پانسو کتاب طبع کرائی ہے۔ اور جلد سوم غالباً چار سو ہی طبع ہوگی۔ اسوقت کوڑیوں سے یہ خزانہ ملتا ہے۔ پھر اشرفیوں سے بھی ملنا مشکل ہے۔ ہر دو جلد شائع شدہ کی قیمت بمعہ محصولڈاک ہے۔ اور ایک جلد کی بمعہ محصولڈاک ؛

دفتر فاروق قادیان سے طلب فرماویں

مسیح موعود کا پیغام۔

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو تبلیغی اشتہار جن کا ہر احمدی کے گھر میں ہونا ضروری ہے۔ چھوٹے سائز رنگدار کاغذ پر طبع کر دیئے ہیں۔ ایک اشتہار میں عورتوں کو بہت زور سے تبلیغ کی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ اس اشتہار کو ہر ایک گھر میں پہنچایا اور سنایا اور سمجھایا جاوے۔ اور دوسرے اشتہار میں لڑکیوں کے رشتہ ناطہ کے متعلق مسیح موعود علیہ السلام کی ہدایات ہیں کہ غیر احمدیوں کو اپنی لڑکی نہ دیجائے۔ یہ دونوں اشتہار نہایت ضروری ہیں۔ اور ہر ایک احمدی کے پڑھنے کے قابل۔ خواہ وہ خواندہ ہو یا ناخواندہ۔ ناخواندہ دوسرے خواندہ بھائی سے پڑھوا لے۔ اور پھر اپنے گھر کے لوگوں کو سمجھا دے اور سنوا دے اور ذہن نشین کرا دے۔ چندہ کاپیاں باقی ہیں۔ ۲۰ کے ٹکٹ بھیج کر ایک کاپی طلب کرو۔ ایک روپیہ کی دس کاپیاں ملینگی ؛

دفتر فاروق سے منگانی چاہیئے۔

مصحف عثمانی کا فوٹو۔

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم حضرت نبی عربی فداہ ابی و امی نے جو قرآن مجید لکھوایا تھا اسکے ایک ورق کا فوٹو بطور تبرک لیا گیا ہے۔ نہایت اعلیٰ ہے۔ چند کاپیاں موجود ہیں۔ ہدیہ فی فوٹو عہ علاوہ محصولڈاک ؛

نامہ مبارک کا فوٹو

حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو تبلیغی خط مقوقس کے بادشاہ کے نام لکھا تھا۔ اس اصل خط کا فوٹو اعلیٰ درجہ کا لیا گیا ہے اور چار فوٹو ہمارے پاس ہدیہ کے واسطے باقی ہیں زیبائش مکان اور صداقت رسول انس و جان صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اعلیٰ چیز ہے۔ ہدیہ عہ علاوہ محصولڈاک۔

غلاف کعبۃ اللہ

مکہ مکرمہ معظمہ پر جو غلاف سلطان روم کی طرف سے ہر سال پہنایا جاتا ہے اسکے پارچے بعض حاجی مکہ شریف سے لے آیا کرتے ہیں جو تبرک کے طور پر رکھتے ہیں ایک امرتسری حاجی جواب فوت ہو گئے ہیں غلاف موصوف کا ایک بڑا ٹکڑہ بہر نہایت عمدہ اللہ اور رسول کا نام صاف اور نستعلیق پورا موجود ہے خرید لائے تھے جسکو بہت عمدہ استر اور حاشیہ لگا کر رکھا اور جو بالکل نیا ہے ہدیہ ۱۵ عہ۔ دفتر فاروق سے طلب کریں ؛

۱؎ پیغام والوں نے کامیابی کا دعویٰ ہی نہیں کیا۔

۲؎ یہ بردباری اپنے نفس کے فائدے کے لئے نہیں۔ کیونکہ وہ آب حیات پی رہے تھے۔

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر اسم فاروق منزل سے شائع کیا ؛